ایک بازار-ظلم کا انبار

م-ر-عابد

محرم ۶۱ھ/ ۶۸۰ء-کوفہ کا بازار!......

وہی کوفہ جو امیرالمومنینؑ کی سیاسی حکمت عملی کا انتخاب تھا......فوجی چھاؤنی سے ترقی یافتہ شہر کی شکل پانے میں جناب امیرؑ کی شہری انتظامیہ کا تاریخی یادگار......اس فوجی شہر کی بنیادیں صلح ومصالحت پلائی ہوئیں......مولائے متقیانؑ کے نظم ونسق کی مثالی (Model) نگری-کوفہ-جس کے چپہ چپہ پر آپؑ کے نقش قدم ہی نہیں آپؑ کے تابندہ کردار کے معصوم نقش موجود— (حالانکہ انھیں چھپانے، بگاڑنے کی بدمہمی (Misadventure) پر بیس سال کی 'سرکاری' معاندانہ کوششوں کی مہر بھی) وہی کوفہ جس کا دارالامارہ (راج بھون) قیصر وکسریٰ کے محل کی ہتھیائی اینٹوں سے بنا ہوا عالی شان محل (شیطانی پناہ)..........خلافت کو ملوکیت میں بدلنے والے تیل کے رنگ سے رنگا ہوا..........جس کے اندر ایک بندر راجہ اپنے ماتھے پر مانگے کا پرایا نسب نامہ چپکائے ہوئے اکڑوں خاں...... باہر درو دیوار-کوچہ و بازار میں اندھیر کا بیہڑ راج، مایہ کی ساج، پھر روگی سماج، دہلی سہمی دکھی پرجا، وسوسے، دہشت کا پھیلتا سایہ، بڑے طوفان کے بعد کی دھڑکے بھری خاموشی......ایک لہو بسا طوفان آچکا، کہیں دوسرا نہ آجائے! سب اوسان پہلے سے ہی خطا کر چکے، خطا کا ہی دور دورہ ہے-کوئی ایک ماہ پہلے بہا ہوا خون ابھی تک گرم، تازہ (اب تک مہر وماہ شرمندہ)-مسلم سے مصافحہ کی گرمی ابھی تک باقی......شہر پر طعنہ زن-سب کا خون سفید، سب ٹھنڈے پڑے...... بے حس وحرکت لاشے...... (جن کا خون سفید نہیں وہ سب زندان کی دیواروں، جیل کی سلاخوں کے پیچھے ڈالے ہوئے......ستم کے روندے ہوئے...... ہانپتے کانپتے ظلم کے ستائے ہوئے......جی! قید خانہ تو اسی زمانۂ ستم کی ایجاد، ستم ایجادی کی بنیاد......ورنہ اسلام میں اسیری یا زندان کا تصور کہاں!! کس جرم، کس گناہ کی سزا اسیری؟؟

لیکن بے گناہی کی سزا تو اسیری بن سکتی ہے! بربریت کا 'انصاف' تو زندان میں صاف دکھائی دے سکتا ہے...... بے چارے بے گناہوں کی پناہ اور کہاں......

اسی کوفہ کا بازار......ٹھٹکی ٹھٹکی چہل پہل......بھٹکی بھٹکی سی بھیڑ بھاڑ...... بازار کی زینت بڑھانے کی سرکار کی نئی کوششوں سے سہا سہا تجسس فضاؤں میں گھلتا ہوا......

ان ہی بساندی فضاؤں میں ابھی بھی جناب مسلمؑ کے خون ناحق کی باس جمی ہوئی...... اس بے دردی کے قتل کی تصویریں تھمی ہوئیں......اور گہری ہوتی ہوئیں-اس نورانی لاش کے ساتھ بہیمانہ سلوک کے نقش کی تازگی گلی گلی، بازار بازار برقرار-

اب کیا ہو؟ اب کیا ہوا ہو؟ ابھی تک فوجوں پر فوجیں جا رہی تھیں۔ کہیں مسلم کا کوئی قریبی نہ ہو جس پر فوجوں کی یہ چڑھائی ہے۔ یا پھر کوئی ان کے حمایتی کی چڑھائی ہو...... اگر وہ حمایتی جیت جاتا ہے تو ہماری خیر؟ مسلم تو یوں ہماری آنکھوں میں بے یار و مددگار ہو گئے۔ وہ کوئی ہمارے دشمن تو تھے نہیں، وہ کوئی برے تو نہ تھے کہ اچھے خاصے دیکھتے دیکھتے مار ڈالے جائیں...... وہ بھی دھوکے سے۔ برا ہوا اپنا! ہم نے ان سے منہ موڑ لیا، اپنی وفاؤں کو توڑ دیا، انھیں مرنے کو چھوڑ دیا۔

......ہائیں! کہیں راج بھون کا کوئی ضمیر فروش جاسوس تو آس پاس نہیں؟ ہمارا کام تمام ہو جائے...... پھر وہی بے بس خاموشی، موت کی ہم آغوشی...... کسک بھری کھٹک......

ارے رے رے! یہ کیا!! دور ایک کنارے کھلبلی کیسی؟ ہٹو بچو والی بدنظمی؟ آندھی، اندھڑ، طوفان، بلا، آفت؟؟؟ یا آسمانی عذاب! انسانوں کا اٹھایا طوفان یا قدرت کا ڈالا قہر!!......کیا چکر؟ اندھے بہرے اینڈتے دو پائے جانوروں کی انڈیلی بلا......

ارے یہ کیا...... ہماری آنکھیں جاتی رہیں...... یا کوئی نگاہیں باندھ رہا ہے...... جادو ہے یا جگنے میں خواب...... کچھ نہیں...... ہو تو ہو قیامت......

نیزوں پر کٹے سر...... ایک دو...... تین...... دس-بیس ......تیس...... ساٹھ...... ستر-بہتر (یا سو سے بھی زائد)

ارے دیکھو تو...... کچھ جانے پہچانے چہرے لگتے ہیں...... ان میں چھوٹے چھوٹے بچے...... دودھ پیتے بچے کا سر...... یہ کہاں پھنس گئے...... تلواروں کے بیچ آ گئے...... مگر سر کیوں اتارے گئے اور نیزوں پر چڑھائے گئے...... اور پھر...... ان میں کتنے قاریان قرآن...... حافظان قرآن کتنے فقیہ...... کتنے دیندار...... کتنے صحابی...... کتنے تابعی...... خبر یہ تھی کسی نے چڑھائی کی ہے...... باہری خارجی کی چڑھائی...... کیا ہماری ہی فوجوں نے چڑھائی کی...... کس پر؟ جو سر جانے پہچانے نہیں ان میں زیادہ تر مسلم کے سے شریف خاندانوں کے لگتے ہیں۔ اب بھی آسمان نہ پھٹے تو تعجب...... زمین دھنس نہ جائے تو کم...... خدا کا غضب نہ آئے تو ہائے......

ہائیں! ان میں رسی میں جکڑی بی بیاں بھی...... بے پردہ...... بالوں سے چہرے چھپائے ہوئے۔ شرافت وعزت سمیٹے ہوئے...... ساتھ میں یہ نحیف ولاغر، بیمار وناتواں طوق وزنجیر میں جکڑا...... کمر میں بھاری لنگر...... یہ لنگر کہیں ناتواں کھینچتے ہیں!

کیا غضب ہے؟ یاالٰہی یہ ماجرا کیا ہے؟ سینے میں دم گھٹا جا رہا ہے...... آنکھیں کیا کیا دکھا رہی ہیں...... کیا قیامت کچھ اور بھی ہے...... ارے سنو! دیکھو، کوئی کمسن بی بی کچھ بول رہی ہے......

اَلحمد لِلّٰہ... اَتَوَکَّلُ عَلَیہِ وَاَشْھَدُ اَنْ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ۔

ارے یہ باقاعدہ وحدانیت ورسالت کی شہادت دینی

خدا پر بھروسہ کرنے والی کون؟ مسلمان نہیں تو پھر کیا...... ہمیں تو کچھ اور بتایا گیا تھا، باور کرایا گیا تھا...... یہ تو مسلمان نکلے...... مسلمان اور اسیر...... ترک ودیلم کے کنیزوں غلاموں کی طرح جکڑے ہوئے......

''محمدؐ کی آل فرات کے کنارے ذبح کرڈالی گئی۔ (ان کے لاشے بے گور وکفن چھوڑ دئیے گئے)، ان کا خوں بہا باقی، ان کا بدلا چڑھا ہوا۔ اے خدا میں تجھ پر جھوٹ افترا سے پناہ مانگتی ہوں''...

ہائے ستم...... طیب وطاہر نبی کی پاک وپاکیزہ آل شہید ہوگئی؟ ہائے کیسا ظلم ہوا...... وہ بھی اپنے پڑوس میں......

خدا نے اپنے نبی کے ذریعہ ہمیں کھلی ہوئی فضیلت (بڑائی بڑھاوا) دی۔ جب کہ تم نے ہمیں جھٹلایا، ہمیں کافر کہا۔ ہمارے قتل کو حلال اور ہمارے مال واسباب لوٹنے کو جائز سمجھا، جیسے ہم ترک اور کابل کے ہوں (بدیسی کافر غلام اور کنیز) تمہاری تلواروں سے ہم اہلبیتؑ کا خون ٹپک رہا ہے۔ خوش نہ ہو (بغلیں نہ بجائو) جو ہم پر مصیبتیں پڑیں، وہ دنیا پیدا ہونے سے پہلے ہی کتاب خدا میں لکھ دی گئی تھیں... تم اس پر خوشی نہ کرو، خدا کسی اکڑنے والے، فخر کرنے (شیخی بگھارنے والے) کو نہیں چاہتا... مرو... عذاب خدا کے انتظار میں (مردہ سے جیتے) رہو۔ تم پر تو جیسے لعنت پڑ چکی ہے... قیامت کے دن تو ہمیشہ والے دردناک (تڑپانے والے) عذاب میں مبتلا ہوگے ہی (پھنسو گے ہی)...

...تم نے ہم آل محمدؐ پر ظلم کیا (غلط کیا)، تمہارے دل سخت اور جگر موٹے ہوگئے... (بے درد، بزدل، بدہمت ہو)

ہاں ہاں یہ سب بیداد ہوا اور ہمارے لوگوں سے ہوا!! ہمارے حواس جاتے رہے۔ ہم یہ سب سننے اور دیکھنے کو کاہے کو جیتے رہے۔ پیارے نبیؐ کا پیارا نواسا قتل ہوگیا؟ رسولؐ کی ناموس لوٹی گئی...... قید بھی کی گئی...... ظالموں کی جسارت کہاں تک گئی...... ہم نے اپنے نبی کے لاڈلوں کا یہ احترام کیا...... کعبہ کو ڈھا دیا...... عرش کو گرا دیا...... دین ومذہب کہاں رہا...... کہرام! بلک کر، پھوٹ پھوٹ کر رونا پیٹنا۔ دھاڑیں...... آوازیں۔

''(بس بھی کیجئے) اے پاک وپاکیزہ کی بیٹی! بس کیجئے، خطبہ کو روک لیجئے۔ آپ نے ہمارے دلوں میں دکھوں کی آگ بھڑکا دی ہے، ہماری گردنیں جھک گئی ہیں، ہمارے جگر ٹکڑے ٹکڑے ہو چکے ہیں......''

وہ دوسری بی بی بھی بولنے لگی...... کوئی بڑی بی بی...... اسی لہجے میں...... اسی انداز میں، اسی عنوان میں...... اس بلاغت پر ادب قربان...... حجاز کی زبان پر عرب نثار جائیں۔

اے کوفہ والو! تمہارا برا ہو، تمہیں کیا ہوگیا، تم نے حسینؑ کو چھوڑ دیا۔ انھیں مارڈالا، ان کا مال واسباب لوٹ لیا! اب ان پر

افسوس کرتے ہو(روتے ہو)، حالانکہ ان کی عورتوں کو اسیر کررکھا ہے... پھر اس پر روتے پیٹتے ہو۔ تم پر موت گرے (ناس پڑے) تم نے کیسی کیسی بی بیوں کی چادریں چھینی ہیں۔ کیسے کیسے عزت والوں کے مال اسباب لوٹے... (لیکن سمجھے رہو) خدا ہی کا گروہ کامیاب ہوتا اور شیطان کا گٹ گھور گھاٹے میں ہوتا ہے...

تم نے میرے صابر بھائی کو مار ڈالا۔ تمہاری ماں مرے۔اس کے بدلے میں ابھی جلدی تمہیں وہ آگ ملے گی جو بھڑکتی ہی رہے گی......

...میں تو عمر بھر اپنے اس بھائی کو روتی ہی رہوں گی جو نبیؐ کے بعد ہر پیدا ہونے والے سے (کہیں زیادہ) اچھا تھا (بھلا تھا)......

یہ حسینؑ کی کوئی بہن بول رہی ہے...... نثر و نظم میں یکساں بول رہی ہے۔ جناب امیرؑ کے زمانہ میں جب کوفہ میں یہ بہنیں تھیں تو کسی نے ان کی بولی کیا ان کے پاؤں کی چاپ تک نہ سنی...... اب یہ قیامت آپڑی...... کیا؟ 'سوئی ہے غیرتِ حق قہرِ خدا نیند میں ہے،؟؟؟

گریہ وبکا کے اسی کہرام میں ایک اور بڑی بی بی نے بھی خطبہ شروع کیا:

الحمدلله والصلوٰة علی محمد وآل الطاہرین۔

اے کوفہ والو! اے غدارو، اے مکارو (چالبازو، دھوکہ بازو، جعلسازوں) ہم پر رو رہے ہو؟؟ تمہارے آنسو کبھی نہ تھمیں۔ تمہاری دہائی کبھی نہ ٹوٹے۔ تم لوگوں کی مثال تو اس عورت کی سی ہے جو محنت سے (اچھی طرح) سوت کاتنے کے بعد اُدھیڑ ادھیڑ ڈالتی ہو۔ (قرآنی مثال) تم لوگوں نے بھی اپنے عہد، اقرار توڑ ڈالے... تم لوگوں میں ڈینگ مارنے، اکڑ، گھمنڈ، بیر، جھوٹ اور لونڈیوں کی (سی) چاپلوسی اور دشمنوں کی طرح عیب، تہمت لگانے، چغلخوری کے سوا کیا ہے؟ تمہاری مثال گھورے کی گھاس یا قبر پر مڑھی چاندی جیسی ہے...

...تم اپنے اس داغ کو کیسے دھو سکتے ہو کہ نبوت کے نگینہ اور رسالت کے خزینہ کے لعل، جوانان جناں کے سردار کو قتل کیا جو تمہاری جنگوں میں تمہارے بچائو کا ٹھکانا، تمہارے لشکروں کی پناہ، تمہاری صلح کی قرار گاہ... (تھا)... تم عذاب میں ضرور گرفتار ہو گے۔

......تم نے وہ گھنائونا کام کیا ہے کہ کہیں ابھی سب آسمان ریزہ ریزہ ہوکر بکھر نہ جائیں......ٹھہرو! آخرت کا عذاب تمہیں کہیں زیادہ ذلیل ورسوا کرے گا... خدا کو عذاب میں جلدی کی کیا پڑی! اسے وقت کے چلے جانے اور انتقام کے مٹ جانے کا اندیشہ نہیں۔

بقیہ...........صفحہ ۹۳ پر

ہمشیر کے پہلو سے سسکتی ہوئی اٹھی
معصوم سکینہ تھی بلکتی ہوئی اٹھی

ہلتی ہے مدینہ کی زمیں شورِ فغاں سے　آتی ہے صدا گریۂ زہراؑ کی جناں سے
حسرت سی ٹپکتی ہے در و بامِ مکاں سے　چھٹتا ہے وطن دلبرِ سلطانِ زماں سے
آمادۂ ہجرت ہوا احمدؐ کا نواسہ
جاتا ہے مدینہ سے محمدؐ کا نواسہ

ہر شخص غمِ فرقتِ سرورؑ سے تپاں ہے　ہر آنکھ کے پردے سے لہو دل کا رواں ہے
ہر صاحب ایماں کی زباں نوحہ کناں ہے　ہر کوچہ و بازار میں فریاد و فغاں ہے
جاتی ہے سواری شہِؑ عالی کی وطن سے
لٹتا ہے چمن باغباں جاتا ہے چمن سے

نظمیؔ ہے رواں قافلہ سلطانِ امم کا　ہر راہ مصیبت کی ہے ہر مرحلہ غم کا
یثرب سے پسر جاتا ہے مولودِ حرم کا　ہر سو ہے مدینہ میں سماں رنج و الم کا
زہراؑ کے گلِ ناز خدا حافظ و ناصر
ہے ایک ہی آواز خدا حافظ و ناصر

بقیہ ایک بازار۔ظلم کا انبار

(وقت اور انتقام اس کے قبضۂ قدرت کے باہر کہاں)...

ایک آواز...... ایک نابینا صحابی کا حیرت وحسرت بھرا سوال......

''ارے بیٹی! کیا قیامت آگئی؟''

''نہیں باباجان ابھی تو نہیں''

''تو پھر یہ علیؑ کیسے بول رہے ہیں؟''

''یہ تو ایک بی بی ہیں جو (اس نہج بلاغت سے) بول رہی ہیں''

ہر طرف ڈھاڑیں مارتے لوگ،...... ٹپس ٹپس کا کہرام، قیامت کی آہیں......اپنے ہی دانتوں سے اپنی انگلیاں چباتے ہوئے لوگ......ایک ہنگامۂ محشر......یہیں کہیں 'توابین' کی تحریک کا مقدمہ (Pre-Plan) چنگاری پاتا ہوا............اسی کی ایک چنگاری مختار کو مختار انتقام بنائے گی............لیکن ابھی تو کوفہ ظلم واستبداد کے ننگے ناچ کا اسٹیج بنا ہوا ہے۔

کٹے سروں، اور کھلے سر اسیروں کا قافلہ آگے بڑھا دیا جاتا ہے......بیداد کا ایک نیا باب لکھنے کو......ظلم کے انبار کو اصل منڈی شام تک ڈھونے کو......صبر وصداقت کا بھی نیا عنوان تاریخ میں ثبت ہونے کو......

انسانیت بے حس وحرکت،......آسمان تکتی ہوئی۔ستم کا مکروہ چہرہ ابھی تو کھلا ہوا ہے......کھلا ہوا بھی ہے......صبر کی اور بھی مار کھانے کو......

۞۞۞